السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعوت ختنہ بدعت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

: دعوت ختنہ کے متعلق سوال صرف اس قدر ہے کہ یہ دعوت بدعت ہے یا نہیں؟ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے جوایک مرفوع حدیث : "من طریق مجاہد عن ابی ہریرۃ" جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے

[والخرص والاعذار والتوکیر انت فیہ بالخیار))"[1]))"

''ولادت،ختنے اور نو تعمیر گھر والی دعوت میں تمھیں اختیار ہے۔''

[1] نقل کرکے اس پر سکوت فرمادیا اور اس کی سند پر کوئی بحث نہیں کی،جس سے حدیث مذکور کا صحیح یا حسن ہونا ثابت ہوگیا،جب کہ خود حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ فتح الباری کے اوائل میں اس کی تصریح فرمادی ہے۔[2]

اس حدیث سے دو امر ثابت ہوئے:

1۔ایک یہ کہ دعوت ختنہ جائز ہے،کیونکہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعذار کی اجابت کا اختیار دیا اور اعذار دعوت ختنہ کا نام ہے،تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت ختنہ کی اجابت کا اختیار دیا۔پس اس سے اس دعوت کا جواز ثابت ہوگیا،ورنہ اگر یہ دعوت ناجائز ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناجائز کی اجابت کا اختیار ہر گز نہ دیتے۔

2۔دوسرے یہ کہ زمانہ رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم میں دعوت ختنہ کا دستور جاری تھا اور اس دعوت کا نام مثل دیگر دعوتوں کے ناموں کے اعذار مشہور تھا،ورنہ اگر اس دعوت کا دستور جاری نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس طرح فرماتے کہ اعذار کی اجابت میں تم کو اختیار ہے اور جب اس مرفوع حدیث سے دعوت ختنہ کا جواز اور اس کا زمانہ رسالت میں دستور و رواج ثابت ہو تو یہ دعوت بدعت کس طرح ہوسکتی ہے اور یہ قول کہ محدثین کی تبویب وفہم معانی ومطالب احادیث حجت ہے،صحیح نہیں،فہم معانی احادیث درایت ہے،ثقہ کی روایت حجت ہے۔مجرد اس کی درایت حجت نہیں،کیونکہ یہی تو عین تقلید ہے،جو شریعت میں حجت نہیں۔

---

[1] المعجم الأوسط (۱۹۳/۴) اس کی سند میں ''یحییٰ بن عثمان'' راوی ضعیف ہے۔(تقریب التہذیب،ص:۵۹۴)

[2] مقدمہ فتح الباری میں ہے: افتتحت شرح الکتاب مستعینا بالفتاح الوہاب فاسوق ان شاء اللہ تعالیٰ الباب وحدیثہ اولا ثم اذکر وجہ المناسبۃ بینہما ان کانت خفیۃ ثم استخرج ثانیا ما یتعلق بہ غرض صحیح فی ذلک الحدیث من الفوائد المتنیۃ والاسنادیۃ) الی قولہ: منتزعا کل ذلک من امہات المسانید والجوامع والمستخرجات والاجزاء والفوائد بشرط الصحۃ والحسن فیما اوردہ من ذلک" (ابو المعالی محمد علی غفرلہ ولوالدیہ

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الاطعمۃ، صفحہ:672

محدث فتویٰ